جلد ۱۲ | بمبئی : دوشنبہ ۲۱ شعبان المعظم ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۰ ستمبر ۱۹۰۷ء | نمبر ۳۰

مقدمۂ الجیش

تینوں دھر لئے گئے

اخبار انڈیا کی سرشتہ باقی رہ گئی تھی یعنی بہار چند صوفی اور اوڈیٹر انڈیا کے والد بزرگوار۔ اور ایک کارکن دو دفعہ ہو گئے تھے۔ اور منیال کو مجاور دی بنایا تھا۔ وہ سمجھے تھے کہ یہاں ودیسہ کی زمین دوسرا آسمان ہے گورنمنٹ کا ہاتھ یہاں نہیں پہونچے گا۔ یہ بے خبری ہیں۔ کہ گورنمنٹ کی ٹانگ ہر جگہ اڑی ہوئی ہے۔ یکے بعد دیگرے تینوں دھر لئے گئے۔ اور معمولی اصطبل میں لا کر باندھ دئے گئے۔ ابھی پیشی نہیں ہوئی۔ شاید کچھ معاملہ ظاہر ہونیکا انتظار ہے۔

ہندو ناظرین کی آنکھوں پر تعصب کی ٹھیکری

راولپنڈی کی شورش کے حالات جو چھپا دئے ہیں وہ وفادارانہ پہلو سے لکھے گئے تو ہمارے ہندو مہربان نگاہ عتاب سے پیسہ اخبار کو دیکھنے لگے۔ اگر ٹیپر چشم پوشی کا پہلو اختیار کیا تو اس طرح سے کہ اگر کسی نے اخبار انکے سامنے کر دیا تو فوراً انہوں نے آنکھ پر ہاتھ رکھ لیا۔ تقریباً دو ڈھائی سو خریدار تو چھانٹ کے دو دو تین تین مہینے چھوڑ بیٹھے۔ اور انہوں نے میعاد پوری ہونے پر بلا تکلف الجمیل معذرت پیش کر دی۔ ہم نے کبھی ان معاملات کا ذرہ بھی خیال نہ کیا اور خیال کرتے تو کس بنا پر۔ یہ تو خوشی کا سودا ہے۔ جی چاہا خریدا جی چاہا نہ لیا۔ جی چاہا تو پڑھا جی چاہا تو نہ پڑھا۔ مصطفیٰ خریدار خدا کا حساب ہے۔ جس ایک کے لئے پڑھنے کا سودا نہیں۔ بقول حضرت ذوقؔ کے

تو دو قدم کہیں آگے قدم رہے

گو ہم اب بعض تحریریں دیکھ کر رنج ہوتا ہے مگر تعجب اب ہمارے مہربان کھلم کھلا تعصب کا الزام لگا کر کنارہ کشی کرتے ہیں۔ پرسوں ایک لالہ جرجی لعل صاحب ضلع مظفرگڑھ کا خط آیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ پیسہ اخبار اب متعصب ہو گیا ہے اسلئے میں اسکو دیکھنا نہیں چاہتا مگر افسوس لالہ جی نے کسی متعصبانہ مضمون کا ذکر نہ کیا۔ جو ہندو کہ سرکار کے خلاف شورش برپا کرتے ہیں۔ اور ہم انکو لعنت ملامت کرتے ہیں۔ اگر یہی تعصب ہے تو جناب یہ تعصب ہمکو اور ہماری نسل کو مبارک۔ اور چونکہ آپ اسے برا سمجھتے ہیں۔ اس لئے دعا کرتے ہیں کہ پرمیشر کرے آپ اور آپکی نسل اس تعصب سے کوسوں دور رہے۔

فوجی سپاہی کی حقیقت

گورنمنٹ جو مفسدانہ تحریروں کی روک
تھام ۔ اور شدید نگاہ لکچراروں کا قافیہ تنگ
کرنے کی تدبیریں کرتی ہے ۔ یہ بیجا نہیں کرتی
بیمار عشق کی نسبت مشہور ہے سچ ہے لیکن
دولت از گفتار خیزد ۔ ایسے ہی مفسدانہ مادے
کی بابت بھی ثابت ہو چکا ہے اور یہ
مشہور ہی ہے کہ خربوزہ کو دیکھکر خربوزہ
رنگ پکڑتا ہے ۔ اگر یہ کسیکا ذاتی خیال
کو دبیجا نہ کرنے کا نہ ہو ۔ بلکہ اوس میں فوج کی
بے تمیزی برپا کرنے کی جرأت بھی ہو ۔ مگر
شورش انگیز ہوا کا جھونکا خواہ مخواہ بھی باہر
پیدا کر دیتا ہے ۔ چنانچہ برما کی فوج کا ایک
ہندوستانی رجمنٹ جو ہندوستان آ رہا تھی
گذرتے کلکتہ میں ایسے کسی جلسہ کا حال معلوم
ہوا ۔ وہ بھی بادی کا ۔ جہاں جو دیکھا کہ آتش
بیان لکچرار شرر ریزی کر رہے ہیں تو اسکے
دماغ میں بھی آتش بغاوت کا شعلہ بھڑکا اوٹھا
اور لگا وہ بھی کانفرنس پہنچنے بازی کی طرف چیختے
بدلنے اور فصاحت و بلاغت اوگلنے ۔ حاضرین
جلسہ سے کہدیا کہ تم جو کچھ کر رہے ہو مفسدی
نکتے سناتے کرو ۔ اور کسی طرحکا خوف نہ کھانا
بندوق والے کی وردی خوب ہماری مدد کے لئے
تیار ہے ۔ جب یہ منڈلے پہنچا تو اپنی حماقت کا
اظہار بھی کر بیٹھا ۔ فوراً گرفتار کر لیا گیا اور
تلاشی پر ایسے چند اشتہارات بھی برآمد
ہوگئے جو بغاوت انگیز تھے ۔ کورٹ مارشل
اوسکی وفاداری کی دیکھا چاہئے کیسا بڑا
یقین ہوا ہو رہا ہے ۔ ابھی اوس کی تحقیقات
جاری ہے ۔

کہیں جگہہ نہ ملی

لکھنؤ کے رنگیلون کا بھی کیا کہنا ہے ۔ وہ کئی
ہوس پرستی چڑیوں کی طرح ہے کہ ذرا رت
بدلی دیکھی اور نیت بدل گئی ۔ بگلے چڑے کی
طرح چونچ مارنے لگی ماہوش ۔ پر یہ کہاں اگر
ہم آغوش ہوئی تو پھر کیا پوچھنا ۔ مزے اور
بندہ ہے ۔ موقعہ بیموقعہ ۔ محل بے محل کسی بات کا
پس و پیش نہیں ہوتا ۔ اور اگر اہل خانہ ہی
مصداق مال عرب پیش عرب بنجل ہو گئیں ۔
تب بھی ابن الہوس رنگیلے ضبط نہیں کر سکتے
طبیعت میں ہیجان ہوا کہ جولان ہوا ۔ چنانچہ
کوئی ذات شریف معہ بیوی کے یکہ میں
جا رہے تھے ۔ خدا جانے کیا دیکھکر شوہر کو
گیا ۔ بس پھر کیا تھا وہیں اوتر گئے ۔ اور
لگے والے گھاس پر منہ مارنے ۔ یکہ سڑک
کے کنارے کھڑا کر لیا گیا ۔ رنگیلے صاحب
بے غل و غش جنگالی شروع کر دی ۔ اونہوں
نے غالباً یہ خیال کیا ہوگا کہ وہ دل ربتی
تو کیا کر لیگا تا تھی ۔ اور پھر دل ہی کس کے بس میں
ہی ہی سکے ۔ جو شرعاً قانوناً کسی دباؤ میں آ ہی
نہیں سکتے مگر وہ یہ نہ سمجھے کہ ہر سخن موقعہ و
ہر نکتہ مقامے وارد یہ آفرادون کو بیہودگی
الاپ کا مزا چکھنا پڑا ۔ کوچہ کا غلغلہ بلکہ
مجسٹریٹ صاحب آ دیکھے ۔ وہ دیکھکر ششدر
ہوگئے کہ روانی میں تو یکہ ہچکولے کھاتا ہی ہے
مگر یہ یکہ کیسا ہے کہ کھڑے کھڑے جھٹکے کھاتا ہے
یکہ والے سے جو ڈانٹ کر پوچھا تو اس نے کہا کہ
او گلد یا حضور کچھ نہیں میاں بیوی گلی ڈنڈا
کھیل رہے ہیں ۔ اوسی وقت پولیس کو ہدایت کی گئی کہ
انکا چالان کرو ۔ چنانچہ اوہی مجسٹریٹ صاحب کے حضور

تعلقداران اودھ کا فعل عبث

مہاراجہ بیکانیر اور مہاراجہ جودھپور نے اردو
اخبارات میں جو گورنمنٹ عالیہ کو اپنی و نیز
تمام ہندو ریاستوں کی طرف سے وفاداری
کا یقین دلایا تو اودھ کے تعلقداروں کی بڑی بڑائی
اور یہ تھی ۔ اور جھٹ پٹ ایک بھاری بھرکم
ڈیپوٹیشن تیار کرکے دھاوا بول دیا ۔ اور
نینی تال پہونچکر لفٹنٹ گورنر بہادر کے حضور
وفاداری کا دفتر کھولدیا ۔ کہ ہم سب ہیں
اودھ کے تعلقدار ۔ کرنے آئے ہیں وفاداری
کا اظہار ۔ ہمارے باپ دادا جان نثار ۔
ہم گورنمنٹ کے تابعدار ۔ اس اظہار سے یہ
ذی شان ہندو تھے اور کیا رہ مسلمان ۔ ہندو
اخبارات بھی گھول کے اس ڈیپوٹیشن کا
خاکہ اڑا رہے ہیں کہ خوشامدی ہیں ۔
دنیا ساز ہیں ۔ خیر ہم تو یہ نہیں کہتے ۔
وفاداری کا اظہار جان سے نہیں زبان
سے ہی وقتاً فوقتاً کرتے رہنا مہم ہے تا
کہ تقویت ضرور ہو جاتا ہے ۔ اگر ہندو
تعلقداروں نے اس خیال سے کہ عام طور
پر ہندو شورش انگیز نہ سمجھے جائیں
فتنہ انگیز ہندو وٹوں سے بے تعلق کا اظہار
کیا تو کچھ ایسا برا نہیں کیا مگر ان موقعہ
اظہار فعل عبث ضرور ہوا ۔ یہ او نکو اوس
وقت کرنا چاہئے تھا کہ صوبہ اودھ میں کسی
قسم کی شورش کا اظہار ہوتا ۔ آپ تو دینی
دو قوم کے عنبر سے نکل گئے مگر اور بہادر
کہ اس جا میں ڈالدیا کہ خواہ مخواہ بھی لفٹنٹ گورنر
بہادر یہ شک کرینگے کہ صوبہ اودھ کو ہندو کی خبر شورش
معلوم کرنے لگے اپنی طبعہ کی ظاہر کرنے آئے ہیں

فعل عبث کا صلہ

ڈیپوٹیشن اودہ میں جو مسلمان تعلقہ دار شریک ہوئے اون کا فعل عبث اتنی قابل افسوس ہے - خواہ مخواہ بھی بھیجے جاتے ہیں - ایسے ہی لوگ تو مسلمانوں کی شان خاک میں ملاتے ہیں - راجہ تصدق رسول خان صاحب بھی تھے - ہی - بحالت بیماری اور باوجود ممانعت ڈاکٹر کے وفادار ثابت ہونے کو پہنچ گئے وہ اپنے دل میں یہ سمجھے ہونگے کہ سب سے زیادہ میری وفاداری کا سکہ بیٹھے گا - اور لفٹنٹ گورنر صاحب خصوصیت کے ساتھ شکریہ ادا کرینگے - مگر بقول ہمعصر حضور نے اون الزام دیا - فرمایا کہ مجھے بڑا افسوس ہے - ڈاکٹر کی ممانعت پر بھی آپ چلے آئے اس فقرے سے واپس پر ریزیڈنٹ صاحب کی طبیعت تو بہت خوش ہوئی ہوگی - خدا جانے مسلمانوں میں خودداری کا مادہ کب آئیگا - وفاداری پر گرتے ہیں تو ایسا ٹوٹ کر منہ کے بل گر پڑتے ہیں - ہر شے اپنی حد میں اچھا ہوتا ہے - مشہور بات ہے کہ خیال حد سے بڑھ کر ستا ہو جاتا ہے

انجن چھوڑ گھسیٹن

اخبار سینہ صاف جو باغیانہ اسپرٹ کی سینہ جی کے نشہ میں کچھ لکھ مارا تھا اوسپر ایک مقدمہ تو چل ہی رہا تھا کہ دوسرا اور چل پڑا - مقدمات ہوئے میکسم توپ کے گراب ہو گئے - یہ لگاتار گولیوں کی اوڑی بندہ گئی - مقدمات کی ڈیوڑھا تو گورنمنٹ کی غضبناک سخت گیری کا پتہ دیتی ہے کہ ایک سے بچے تو دو صدمے میں پھنسے - اور اگر دوونوں تیر بیٹھ گئے - تو کیا کہنا - دل جگر دونوں چھنی ہو نہی تو ہنسی دونوں میں [illegible] یون تو گورنمنٹ کو اختیار ہے ہر فقرے فقرے پر علیحدہ علیحدہ مقدمات قائم کرے تو اسے کون پوچھنے والا ہے مگر ایان کی توڑ کے کر دینے جیسے کی سخت گیری سطوت شاہی کے خلاف ہے - گورنمنٹ کا اگر یہ مقصد ہو کہ آزاد اڈیٹروں کو عرصہ دراز کیلئے اخبار سے علیحدہ رکھا جائے تو بجائے اسکے کہ ہر چھینک پر ناک کاٹی جائے یہ زیادہ مناسب ہے کا کوئی دفعہ ۱۲۴ کی سزا ۱۲۴ سال مقرر کر دیجائے تو علیحدہ ہی ہو گی جو سڈیشن کر ایک مین یادہ زندہ در گور ہوکر در بیل ہو گئیہ -

یہ شورش بیجا ہے

آئرلینڈ جو برٹش سرپرستی میں ہے وہاں کے باشندے عرصہ دراز سے حکومت خود اختیاری کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں - جشن جوبلی یا تخت نشینی حضور قیصر ہند کے وقت انہوں نے کھلم کھلا زہر اوگلا اور اوس خوشی میں شریک بھی نہ ہوئے - گورنمنٹ نے بھی پروا نہ کی - نہ ہندوستان کی طرح اون کو آڑے ہاتھوں لیا - اسلئے اونکا جوش بڑھتا چلا گیا - اب وہاں کی یہ حالت ہے کہ عورتیں بھی ملکی حقوق کے لئے دھینگا مشتی کرتیں ہیں - حال میں ایک مرد اور چار عورتیں گرفتار کی گئیں - سب کو ایک ایک ماہ کی سزا دے دی گئی - اون کو چھڑانے کے لیے بلوائیوں نے جان توڑ کوشش کی - مگر ناکام رہے - پولیس نے پہلے سے پیش بندی کر رکھی تھی ورنہ بلوا [illegible] کی لپیٹ پیش جاتی - حب الوطنی بھی کس غضب کا مادہ ہے - اس کا جوش اندھا کر دیتا ہے - سر سے زیادہ اور کیا ہوگا کہ اسنے آئرلینڈ کی عورتوں کو مرد بنا دیا -

طوفان باتمیزی [illegible]

مرکز کو ماریں شاہ مدار [illegible]

جاپانیوں کی [illegible]

کشمیر کے سُنی شیعہ

مسلمانو پھر خدا اپنا رحم کرے سرائین بھی دو بڑے
فرقے ہین یعنی سنی اور شیعہ مگر بدقسمتی سے دونون مین
ایسی چشمک رہتی ہے کہ تفرقہ بڑھتا ہی جاتا ہے
پچھلے ہفتے ہمنے کابل کا واقعہ لکھا تھا کہ شہزادہ
نصر اللہ خان نے از راہ دوراندیشی ہر دو فرقہ
یعنی سنی شیعہ مین ملاپ کرا کر زور دیا ہے اور
دونون فرقون کے سرگروہ گلے مل گئے ہین۔ اس
واقعہ کے جواب مین ہمکو امید تھی کہ ہندوستان
کے شیعہ سنی گروہ کے متعلق کوئی دلخوش کن
خبر ملے گی مگر افسوس کہ ہمنے کچھ اور ہی پڑھا۔
تقریباً ایک ماہ کا عرصہ ہوا کہ کشمیر مین ایک نوجوان
ہندو قوم پنڈت کی نعش محلہ نوشہرہ کے میدان
قریب استانہ مبارک ملی۔ ایک مسلمان زرگر
وغیرہ دیکھکر خیال کیا کہ ہو نہو یہ اسی نوجوان پنڈت
کی لاش ہے لہذا اسکے باپ کو خبر دی وہ کئی
روز سے تلاش کرتا پھرتا تھا۔ شیعہ محلہ مین
کئی دفعہ تلاش کرنے گیا کیونکہ وہان وہ قرضہ کی
رقم وصول کرنے گیا تھا مگر شیعون نے اوسے
ڈانٹ کر خبردار جواب دیدیا۔ اسلئے کچھ سوکر بیٹھ
رہا تھا۔ اب جو اوسنے لاش کی خبر پائی تو دوڑا
بھاگا گیا۔ لاش کو دیکھ کے سر پیٹ لیا لاش
کی حالت بھی ایسی دردناک تھی کہ اوسکو دیکھکر سنگدل
کا دل بھی بھر آئے۔ آنکھین نکال لی گئی تھین منہ
کی کھال نوچ لی گئی تھی۔ ناک کان القصہ ہر عضو
تناسل تک نوچ ڈالا تھا۔ ایک ران ایک ہاتھ بھی دار تھا
پنڈت نے پولیس کو اطلاع دی پولیس نے قاعدہ کے
موافق چند سنیون کو گرفتار کیا۔ پنڈت نے کہا یہ کام
سنیون کا نہین ہے شیعون کا ہے مگر پولیس نے کچھ نہ سنا
اور بدستور تحقیقات جاری رکھی اتفاق سے ایک روز

آخر تو بچہ تھا

پھر نہ سنبھال سکا چہرہ کا رنگ فق ہوگیا پولیس کو
بجا طور فوری شک ہوگیا اور سنی لڑکے کو گانٹھ لیا بچہ
پیار محبت سے کچھ ڈرا دھمکا کے سارا حال معلوم کر لیا بچہ
نے بیان کیا کہ فلان روز شام کے وقت یہ بچارا محلہ مین
پیرزادے ہمارے گئے آیا تھا فلان فلان آدمی اسکو پکڑ کر اندر
لیگئے اور گندی گالی شروع کردی اور سو سبب بتاکر
بچے پہلو روپے پیسے بھی چھین لئے اونہون نے کہا
کہ تو مسلمان ہو جا اور طریقہ شیعی کا اقرار کر مرتا
کیا نہ کرتا اسنے کلمہ طیبہ پڑھا۔ اوسیوقت اسکا نام
بھی ایسا تجویز کردیا گیا کہ جسکو حضرات شیعہ عیب
کے ساتھ یاد کرتے ہین جب اس پنڈت لڑکے نے
سنی ہونا قبول کرلیا تو اوسکے ناک کان اور عضو
تناسل تک نوچ کر ڈالے گئے۔ چند عورتون نے بھی اس
کارخیر مین حصہ لیا جسنے لوہے کی سیخ سے اوسکی
آنکھین نکالین۔ پیرزادے کو ایک ایسے تختہ پر لٹایا
جسمین بہت سی نوکدار کیلین گڑی ہوئی سوئی کا کام
دیتی تھین۔ پیرزادے کے سر کے بال عورتون نے
ایک ایک کرکے نوچ ڈالے وان صد ہزارون کی وہ ترپ
تڑپکر مرگیا۔ اسکو تہ خانہ مین لے گئے اور قیمہ
کرلینے لگے گر رہ وہ سین نہ سماسکا تو لیکیا اون
معبودان کے اوڑا دیا۔ پھر بھی وہ نہ آیا تو
مجبور ہو کر لوٹ آئے اور سے سنیون کے محلہ
مین ڈال گئے۔ یہ سنکر پولیس اوس مکان پر پہنچی
وہان تہ خانہ بھی اور ایک قبر بھی نکلا اور
پچاس جوڑے جوتون کے نکلے۔ اسکے بعد
خدا جانے کس قسم کی ٹھنڈی مار سے کام
لیا گیا کہ بجائے سرگرمی اور شور و شغف کے
پولیس نے سرد مہری کا پہلو دکھایا شاید مصالحے
بہت زیادہ جان پیاری ہوگی جنہونکو خبر ہوگی تو

پیرزادہ محمد حسین صاحب جوڈیشیل ممبر

کی خدمت مین عرض کی کہ آپ خود اسکی تحقیقات کرین
ورنہ سنیون کی اور زیادہ شامت آ جاویگی چنانچہ
وہ تشریف لیگئے۔ ران اور ہاتھ کا کچھ پتہ نہین
لگا اسلئے جوڈیشیل ممبر صاحب نے پیرزادے کا بیان لیا
اور کچھ دیکھ کر پوچھنا شروع کیا مطلق پیچکر
لڑکے نے گفتگو سادی مگر اونہون نے پیار محبت
سے دریافت کیا تو اسنے کہدیا ہاتھ اور ران
جو قبر ہے اوس مین دفن ہین چنانچہ وہان سے
اسکے مجاور سے پوچھا کہ یہ کسکی قبر ہے کہ یہ کسی
قبر ہے اسنے بیان کیا کہ ہمارے بڑے امام کی
ہے خبردار اسکو ہاتھ نہ لگانا مگر محمد حسین صاحب
جوڈیشل ممبر فی الواقع بڑے بیدار مغز ہین تاڑ گئے
کہ ہاتھ نہ لگانا یہ معنی دارد۔ انہون نے فوراً
کے زور سے قبر کی جب اونکی دلسے گواہی دی
کہ سب مال مسالہ اسی مین ہے تو اونہون نے
بے تحاشا اسکو ڈھانے کا حکم دیدیا اوس مین سے
وہ عضو برآمد ہوگئے۔ پولیس پھر کیا تھا پکڑ دھکڑ
شروع کردی۔ مخالفون مین ۵ مرد گرفتار کرلئے
اور باقاعدہ مقدمہ جاری کیا گیا۔ دوران مقدمہ
مین پچاس جوتون کا معمہ بھی حل ہوگیا ایک شیلا
غازی مرد کہہ اٹھا کہ صاحب آخر جو ہونا تھا
ہو لیا ہم اپنا فرض ادا کرچکے ہم شہادت کا درجہ حاصل
کرنا چاہتے ہین اسلئے کسی کارروائی کو چھوڑکر
دروغگوئی کا دھبہ اپنے دامن پر نہین لگانا
چاہتے۔ یہ تمام جوتے سنیون کے ہین جو وقتاً فوقتاً
ہمارا شکار ہوئے ہین اللہ بخش بھی اسکو
بھی ہمنے ہی قتل کیا تھا اسلئے ۹ نفر شیعان کو پھانسی
اور دو کو سولہ سولہ سال کی سزا دی۔ عورتون کا کیس
ابھی باقی ہے۔ علاوہ ایک خط سے معلوم ہوا ہے

سپٹمبر فول

اپریل فول نوٹس کرنے کے بعد گجراتی اخبار والے نے فرورنو اور بمبئی کے ہندوؤں کی پستیون کے دماغ نے اسکے سپٹمبر فول کرنا شروع کر دیا ہے مگر ابھی تک اس پر توجہ نہیں کرنی چاہئے اسلئے کہ وہ ہمیشہ برس میں کرا دینگی نزدستیون کا ناتا ہے۔ وہ اپنی حد سے آگے نہ بڑھیں تو خوب ہے ورنہ کچھ شک اخبار بہی آتا ہے۔ اور فول بننا بہی آتا ہے۔ بھلا کچھ بات بہی ہے کہ ایک گجراتی اخبار نے تو یہ لکھ دیا کہ آنریبل ابراہیم رحمۃ اللہ کی جگہ پر سید سردار علی صاحب کی تقرری ہوئی۔ حالانکہ ابھی ابراہیم رحمۃ اللہ کی میعاد ختم ہونے کو تین مہینہ کا عرصہ باقی ہے۔ یہ ایسا کونسا اہم مسئلہ ہے جسکے لئے گورنمنٹ اتنے پہلے تجویز کرے۔ اور چپکے سے گجراتی اخبار کو اطلاع دیدے۔ دوسرا اخبار [illegible] اور نصر اللہ خان کے نواب محسن کے ہمراہ لندن جانے کی حیرت انگیز خبر لکھکر یہ حاشیہ اور بہی چڑھاتا ہے کہ نواب اور لندن میں پارلیمنٹ کی ممبری کی امیدواری کرینگے ایسی حالت میں کہ نواب زادہ اندرونی اور بیرونی مشکلات میں پھنسے ہوں اور بیچارے اپنی پریشانیون کے دور کرنیکی تدبیروں میں لگے ہوں اس قسم کا فقرہ آمیز تمسخر اس منصوبے کی نا سمجھی اور نادانی کا اظہار کرتا ہے۔ اخبار نویسی کا دعویٰ اور اتنی موٹی اور بدیہی بات بہی خلاف تحقیق شائع ہے! اور جو کچھ کہہ سنکر سمجھکے تو اچھا ہی معلوم ہوتا ہے اور ایسی گزشتہ ہفتہ سا نیرۂ زمین پہ اگرچہ [illegible] خود کی پہلی اخبار ویسے [illegible] ایسی خبرین شائع کرین تو خبر لائی گئی کیلئے [illegible] مگر یہ کیا ضرور ہے کہ مسلمانوں پر اتہام تراشی کیا جاوے اور خوامخواہ ہی اچھے اچھے رئیسون کو فوٹ بال بنایا جاوے۔ ہماری رائے میں تو ان اخبارون کو مسلمانوں [illegible]

[illegible]

شب برات میں مسلمانوں کا حصہ

ایک اللہ میاں کے بیٹے کی خبر شب برات سے پہلے ہی چلے [illegible] ہمارے لارڈ منٹو کی تحریر سے دنیا میں پہیل گئی کہ مسلمانوں کا حصہ ہندوؤں کے برابر آئندہ تقسیم کیا جائیگا۔ امپیریل اور پراونشیل کونسلوں میں مسلمانوں کے لئے جگہ مخصوص ہو جائیگی اور آئندہ مسلمانوں کا انتخاب مسلمانوں ہی کے ہاتھ میں ہوگا اور مسلمان ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کانگریس اور کانگریس والوں کے اثر سے آزاد اور مستغنی ہو جائیں گے۔ آئندہ مسلمانوں کا حلوا ہندوؤں کو نہیں کھلایا جائیگا۔ اور اسلامی بارود ہندوؤں کی پہلجڑیوں اور پٹاخوں میں نہیں ٹھونسی جائیگی۔ خیر اس سے غرض نہیں کہ یہ [illegible] شب برات کے پہلے ظاہر ہوا یا پیچھے۔ دیکھنا یہ ہے کہ مسلمان اس شب برات کے حلوے اور چپاتیوں کو کس طرح ہضم کرتے ہیں یہ مرغن غذا ان میں حسن صالح پیدا کرتی ہے یا سوء ہضمی پیدا کرکے انکو قے اور دست [illegible] ہمارے تو کہیں سے خبر نہیں آئی کہ مسلمانوں نے اس غذا کیلئے اپنے معدے کو قوی کرنے کی تجویز کی ہو۔ ظاہر ہے کہ کاؤنسل کے عالیشان مکان میں داخل ہونیکا ورود [illegible] اور ڈسٹرکٹ بورڈ ہے سب کے پہلو دہ تجویزین سوچنی چاہئیں کہ مسلمان میونسپلٹیوں میں بہوت کیونکر داخل ہو سکیں۔ یہ بہت صاف [illegible] خطرہ ہے یہ اصول تو قرار پا گیا ہے کہ مسلمان مسلمانوں کو منتخب کرین تو بس اصل کی [illegible] ہی سے کرنی چاہئے۔ صرف انتخاب کے نئے اصول کو مروج اصول میں کچھ کمی بیشی کرنی پڑے گی بلکہ یہ اصل جہان ٹھیک بیٹھ گیا تو بس پھر پراونشیل کونسل اور امپیریل کونسل تک سید [illegible] خیالات کے ساتھ [illegible]

[illegible]

چوہے آدمیوں سے بڑھ گئے

آجکل انگریزی اخبارون میں بمبئی کے طاعون زدہ اور امراض سے مرے ہوئے آدمیوں کی تعداد سے [illegible] سے کم ہوتی ہے تو بیچارے طاعون چوہوں کے [illegible] کی تعداد پانچ چھ سو ہوتی ہے۔ [illegible] اور تجربہ کار ڈاکٹروں نے خوب خوب زور لگا [illegible] اور آخر اس نتیجہ کو پہنچے کہ جبتک چوہوں کا [illegible] نہیں دیا جائیگا طاعون کے دیوتا کے تخت [illegible] نکلنا سخت مشکل ہے۔ ہم بہی اپنی کے تمام [illegible] اور شیر افگن جیسے لوگوں سے سفارش [illegible] کہ جرأت و بہادری دکھانے کا یہی وقت ہے اس سے جاتا وکلا [illegible] مراد نہیں کہ طیور مزاج چوہوں سے زیادہ مرنا شروع کرین۔ نہیں اپنے بلوں میں گھسے رہنے کے بدلے چوہوں [illegible] بلوں میں گھسین۔ اور ڈہونڈ ڈہونڈ کے [illegible] کا پتہ لگائیں اور انکو مارین اور اپنے [illegible] بازو اور آہنی پنجوں کا زور دکھائیں ڈاکٹروں کے سرٹیفکٹ اور گورنمنٹ کے خطاب کے مستحق بنیں۔ اگر سرٹیفکٹ نہ خطاب [illegible] بہی ہے تو یہ کیا کم ہے کہ بقول ڈاکٹران [illegible] تاب انکو طاعون کے ذریعہ سے [illegible] یہ مثل تو انکو یاد ہی ہوگی جان ہے تو جہان ہے اور جان بچنے کے بعد کسی نہ کسی طرح خطاب بہی مل ہی جائیگا۔ پہلے پہلے شیروں کی [illegible] انکا گہٹانا منظور تھا کہ خلق اللہ [illegible] محفوظ رہے جو شیر مارتا [illegible] اوسے شیر افگن خطاب ملتا تہا۔ اب چوہوں کی کثرت [illegible] کو بہی ایذا رسانی سے بچانا منظور ہے اب چوہے [illegible] والوں کو موش افگن کا خطاب ملسکتا ہے اگر [illegible] کی ضرورت ہے تو ہم اسکی ذمہ داری [illegible]

معرکہ آرائی

قحط سالی کے غمزے

ساتیون مین قحط سالی غضب کی چلبلی ہوئی ہے کہ ہنستے ہنستے دم نکل جاتا ہے۔ پیٹ مین جو ہے قلابازیان کھایا کرتے ہین سہ

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

سچ ہے ناطوۂ دنیاے شادی کچھ دل لگی بازی تو ہے نہین۔ آدمی کو چھٹی کا دودھ یاد آجاتا ہے۔ اسیواسطے خدا کے نیک بندے دنیا کو لات مار کر بھاگ جاتے ہین کرامان سے یہ پاپڑ نہین بیلے جاتے۔ رات دن کی چخ چخ سہ

بقل دنیا جا بجان مطلق اند
روز و شب در زق زق و بق بق اند

مزہ یہ ہے کہ جس کرہ حشوت جسقدر زیادہ پیار کرتی ہے اوسیقدر اوسکو احباب نصیحت زیادہ جمع کرتا ہوتے ہین۔ مگر جبان بی قحط سالی نے خوشخرامی سے قدم اٹھایا۔ عالم مین فتنہ محشر بپا ہوگیا ع

از رخ بالاکن کرارزانی بپسند

عاشقان جانباز اوسکی مستانہ روش سے ایسے بیخود ہوجاتے ہین کہ ہر فرد پر مرگ کا گمان ہوتا ہے۔ لاکھ بیچارہ ہوش نہین۔ بیٹھے ہین مگر منہہ سے بول نہیں سکتے گویا سر سے فاقرے ہین۔ منہہ پر ہوائیان چھوٹ رہی ہین پھلجھڑی کی طرح سُلگ رہے ہین۔ پیٹ قلیا پڑھ رہا ہے۔ خدا سمجھ لو فی ہے مگر دنیا کی محبت نہین چھوٹتی۔ وہی

وہی جھوٹ وہی دغابازی وہی کر و ہی فریب
پھر قحط سالی نہ ہو تو کیا ہو

اسکے بعد ایک خمسہ کہی ہے مانو تو بہا سناتا تو قحط سالی کے حوالے

خمسہ

اعمال ہمارے ہین فقط ظلم کے بانی
اس قحط مین افسوس برستا نہین پانی
بنیون کی دکانون مین فرو کش ہے گرانی
فریاد کہ بر حال من این درد نہانی
از دست کسے نیست کہ فریاد تو اگر و

عشرت لکھنوے

سمجھ لیتی ہین مطلب اپنی آنکھ طور پر سامع
اثر رکھتی ہے آتش کی غزل مجذوب کی کا

بابا جی بہادر۔ یا واللہ۔ کیون فقیرون کو بھی کچھہ واحد شاہ ہے۔ آقا دیکھئے شاہ صاحب کدھر سے آنا ہوا۔ تشریف لائیے۔ سرفراز فرمائیے۔ مزاج اقدس۔ بابا فقیر کا مزاج کیا۔ گداہر حال مین مست ہے ع

راضی ہان اسی مین جو تری یار رضا ہو

مرشدی مولائی از ہمہ اولی۔ حضرت کی دست مبارک مین کوئی کاغذ ہے۔ ہان بابا ایک مجذوب کی غزل ہے (دست بستہ ہو کر) خادم بھی مشرف ہو تو زہے سعادت۔ بابا فقیر نے اوسپر مصرعے بھی لگائے ہین۔ واللہ جب تو ضرور سرفراز فرمائیے۔ اچھا مگر بابا غزل پر اوس کے بنتا نہین اسلئے کہ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔ اور بابا جیسی گدڑی ویسا پیوند۔ فقیر نے اسلئے ویسے ہی مصرعے بھی لگائے ہین۔

وھو ھذا

ہون چھپکلی کبھی اور گاہ اژدہا ہون مین
ہون کبھی سیر کبھی بہاپہ سوا ہون مین
کبھی پنسیری ہون مین اور کبھی پوا ہون مین
کبھی رتی کبھی تولہ کبھی ماشا ہون مین
قدرت حق کا جو سمجھو تو تماشا ہون مین

ایضاً دوم

کبھی خصی کبھی بکری کبھی بکرا ہون مین
کبھی دُنبہ کبھی بھیڑی کبھی بھیڑا ہون مین
کبھی ہاتھی کبھی گھوڑی کبھی گھوڑا ہون مین
کبھی رتی کبھی تولہ کبھی ماشا ہون مین
قدرت حق کا جو سمجھو تو تماشا ہون مین

ایضاً سوم

کبھی مشک کبھی بالو کبھی گاگا ہون مین
کبھی سرخی کبھی بھبھوتی کبھی چونا ہون مین
کبھی اینٹا کبھی پتھر کبھی روڑا ہون مین
کبھی رتی کبھی تولہ کبھی ماشا ہون مین
قدرت حق کا جو سمجھو تو تماشا ہون مین

ایضاً چہارم

کبھی لٹّا کبھی سنگی کبھی ٹکا ہون مین
کبھی ڈوری کبھی سُتی کبھی رسّا ہون مین
کبھی بلی کبھی مرغی کبھی چوہا ہون مین
کبھی رتی کبھی تولہ کبھی ماشا ہون مین
قدرت حق کا جو سمجھو تو تماشا ہون مین

کبھی کھانسی پہ خفا ہوتا ہون اور کبھی
کبھی پڑھتا ہون مین فجر پہ تو فرقہ پہ کبھی
بیٹھتا ہون کبھی قولین پہ اور صف پہ کبھی
رقص کرتا ہون کبھی ڈھول پہ دف پہ کبھی
وجد مین بیٹھکے سنتا کبھی تماشا ہون مین
کبھی کاغذ ہون کہ گل جاؤن جو پانی مین پڑون
پتیان ہیر کی جان باد خزان سی جو جھڑون

کبھی خاشاک کا ترچا ہوں جو پانی سے شرر ہون
ملک شبنم ہوں کبھی خاک کر پھونکو تو اوڑون
شاہ شہون ہر جسے ایسا کہیں الشا ہون مین
کھیلنے مین کبھی ناہنون مین بلکہ بلبل
چوستے مین کبھی وہ خوش سی شہیے چسکی
مین جو ماہی تو سمجھے نہیں وہ بات کوئی
لب شیرین کی جو برسی مین وہ سمجھے سبکی
بولے کیا گھر بکے پی رنگے تماشا ہو نہین
کیون تر ودہ ہے تمہین خیر تو ہے بکو....
بے ابھی زرہ خفیہ اس سر بیجا چھوڑ....
کیا پریشانی ہر بار ہو جھتے ہو....
ملا ابھی حقیقت کا پتا مجھکو....
کون ہون کیا ہون نہین جانتا خا خاہر نہین

الراقم

نہ شاعر ہون بجا زون شغف کہنا
فقیر مست ہون یہ بڑ ہے میری

بقلم

ن ۔ ر ۔ ن ۔ ازم

خبردار اے مسافر خوف کی جا راہ ہستی ہے
ٹھگون کا ٹھیکا ہے جا بجا چورون کی بستی ہے

مسٹر وٹچ بہادر ۔ سررشتہ کا سررشتہ تسلیم تو رہے ۔ ورنی تو نہ پر فدا اوتھ بیکر ڈکار جائے ۔ آئین کچھ خیر تو ہے ۔ میان تم کچھ سڑی تو نہین ہوگئے ۔ تمہین پٹنہ کی ہوا تو نہین لگ گئی ۔ جا بکلو ون کی سی باتین کیسی خاص بغدادی اونٹ معلوم ہوتی ہو ۔ اوس سرے کے پاگل ۔ او ب تماشا کا خیال الکدم سے نکالدو ۔ خدا ہے تم آدمی ہے اٹر بچاؤ ز بہ اوس ہے آدمی بچاؤ ر یہ دا بیات لا یعنی کے کیا معنی ۔ ایہین ایہین حضرت واہ واہ مستاب تو زندہ بہوت کی طرح پیچھے پڑے ۔ آگے ہی ہین یا گھنگھر ۔ یا پٹنہ کے چانڈو خانہ والے گپی ۔ یا چھپرے کے مسافر ۔ آپنے تو پٹنہ و بہار کے حضرات پولیس کے بھی کان کاٹے ۔ لیجیے صاحب مین تو ممنون بندہ گی سوا کر رہین گزرا حد تنگ لگا دیا اور نکی والاسلام ابتداسے تو ترک ہی آتا تھا جو مین آیا کرتے تھی تھوڑا تھوڑا اب تک سیکھا وہ بھی آج سررشتہ ہی خالی کر دیا ۔ جس مین پھر آپکو تسلیم و تسلیم وغیرہ وغیرہ کی حاجت نہ ہے ۔ نیکی بر باد گناہ لازم ۔ آپ ہی خدا جانے کیا کچھ کہہ گزرے ہے ۔ مین تو سمجھتا تھا کر بھی نیا نیا عہدہ ملا ۔ تقارت ہوئی ۔ خدا نے بانجھ کا آنچل کھولا اب چاندی ہی چاندی ہے ۔ چلو اپنے پیارے دوست مسٹر وٹچ بہادر سے بھی مل آئین اور بھی خوشخبری سنائین ۔ یقین تو ہے وہ بھی سنکر پھولون سے باہر ہو جائینگے ۔ خدا جانے کہان کہان تالی لگائینگے ۔ پھولکر کیا کیا بجائین گے ۔ اور انجاب مرفلہ کی عزت بھی بڑھائینگے کیونکہ اب میری نسبت عزت اونکی آنکھون مین زیادہ کچھ ہو جائیگی پر یہ تو دور کنار رہے آپ اول فول بکنے ۔ لاحول ولا قوۃ ۔ اسی بات پر آپ بد دماغ ۔ ان میان سیچ ہے ۔ اسیلئے تو خدا گنجے کو ناخن نہین دیتا ۔ ورنہ وہ کس کس کے دماغ کے پرخچے نہ اوڑا ڈالتا ۔ یہ کمظرفی کی شناخت نہین تو ہے کیا ۔ آپ اپنے عہدے پر ناز کرین تو کرین ۔ مین تو اس ہاجی عہدے کے نام پر سیکڑون عہدہ اپنی پچھلا تا ہون ۔ تقارت ملی یا ہندوستان کی گورنری ہاتھ آئی ۔ کس کس کی کیا اوکھیڑے گا ۔ بھلا کہئے تو سہی سالانہ یا ماہانہ کیا مقرر ہوا ہے ۔ ابھی سالانہ پر آپ کیا بکتے ہین ۔ یہان تو سیکڑون جو آپکی تابعہ اور انشاء اللہ شیطان کی عمر دراز ہو وہ اوسکو گورنمنٹ سے کوئی خطاب دلواسکتی ہزارون متحاصمین ۔ لاکھون معاملے تابعہ مین ہین ۔ جب اور جن کو دیکھو انجناب ہی کی پرستش کو تیار ۔ اور انجناب ہین کہ ناش سے آنا بنے بیٹھے ہین ۔ رنگ رگ اینٹھی جاتی ہے ۔ کسی کی سننے کا بیکو ہین ۔ جس کو چاہا گالیان دین ۔ جسنے اپنے مشاہرے مین سے کچھ زیادہ چٹایا ہے اوسکو چاہا بھتیا بھی کہکر اپنا کام نکال لیا ۔ کوئی فریق کسی ضرورت کو طلبانہ وغیرہ داخل کر گیا چلیے ہڑپ ۔ پھر اوسکا حساب نہ کتاب ۔ واہ وا فریادہ ہزارون ہی مل جاتے ہین ۔ ایک آپ تک کے مارے جل بھنکر کالا ہوتو ہو لئے تو کیا یار لوگ تو تعظیم کرتے ہین ۔ آپ نہین لسبھی چلتے دور ہی سے سلام ۔ میان سنو سنو گپکے بکے ۔ خاص بات تو یہ ہے کہ مین تمہارے ہی بھلے کو کہتا ہون ۔ اس نالائق عہدہ سے کنارہ کرو ۔ لعنت بھیجو ۔ اور یار لوگ کی تعظیم ہی کیا ۔ ٹکڑون کے لیئے آپ کو تم بڑا دانا و منشی دانشمند ہی ہے ۔ دو سے اللہ رسول کے نزدیک گنہگار بننا کون سی اچھی بات ہے ۔ بس بس آپ وعظ تو رہنے دین ۔ بندہ یہ جھاڑ پھونک نہین سنتا ۔ آپ جانتے ہین آبائی عہدہ اور بادری ترکہ ٹھہرا ۔ اس سے جس قدر الش ہو کسی اور عہدہ سے ہو نہین سکتا ۔ مین اسکو چھوڑ دون ہی کیون لگا ۔ اور گنہگاری ایک ہی کہی ۔ آپ مجھکو سمجھتے کیا ہین ۔ میرا جنتی ٹٹو سلامت ہے گناہ ہو گا بوجھ اوسی پر لادا جائیگا ۔

آخر کسیکا ہاتھ پکڑ کر توبہ کا بسکو کی ہے۔
اون سے اتنا ہی نہو گا تو کیا میرے ساتھ
جہنم مین جائین گے۔ ہان جب باتین ہین تو
ہبی معاف کرو۔ اب کچھ کہنے والے کی ایسی
تیسی۔ لیکن (اونچی آواز سے) اپنی تو یہی دعا ہے
کہ خدا تمہاری صورت نحس نہ دکہلائے۔
اب مجھ تک پہر کبہی نہ آنا۔ اون۔ کیا کہا؟ ذرا
زور سے تو کہئے۔ اللہ اللہ آپ اسطرح خفا
ہوگئے ہین تو لو ہبی تمہارے کہنے پر مین نے
ابہی طلاق دیا۔ مگر خدا کے لئے مسطرح
آپ سے بن پڑے۔ کہین سب ڈیوٹی تو حرز
نہ دیجئے۔ وہ نہین تو یہی۔ الحمد للہ رشید
میان تمہین کیا دوسری نوکری پسند نہین آتی
ان کمبخت عہدون مین پڑا ہی کیا دیکہا جو
اسطرح ادو دہار کہائے بیٹھے ہو۔ کیا تم کو
اسکی خبر نہین کہ ہیہم سنگ زرد وبال شغل
کا مضمون ہے۔ چاہئے تم کوئی اور نوکری
کرو۔ مگر بہیا ان پاجی عہدون کا تو خیال
تک دل مین نہ لاؤ۔ ہان ایسا۔ اچھا تو اب
کان اینٹہتا ہون۔ اگر کبہی نام تک زبان پر
آجائے تو کسی مالن کے حوالے۔

الراقم

بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال می آید

بقلم

گید گشت خان بہادر بہاری

ہستی مری جہان مین مثل حباب ہے

ہان ہان پنچ مسٹر پنچ۔ مہاراج پنچ۔ سرکار پنچ۔
کہو تو کہہ دون۔ کہو تو کہہ دون۔ کہو تو کہدون
ہان تم ہو کون جو اسطرح دربار ہی پر چیل

صفت کی چاؤن چاؤن مچائے ہوئے ہو حضرت
(ایجانب) آپکے ظریف الظرفا مسٹر کہڑ تی مار مکا
مد ظلہ العالی منہہ چپکا پیٹ خالی ہین۔ دربار
پُر وقار مین شیرانہ دلیرانہ تاؤ پر موچھ اُسے
تو بہ موچھ پر تاؤ دیتے پیل بدست کی طرح
جہومتے جہامتے الشہابہری والآفتاب۔
المجید تر والماہتاب سبع تنگ تو بڑہ خاص
آکر گپ چپ سلام سنت الاسلام۔ کہڑ تی
آداب۔ تیہر تو تسلیم۔ بیدہڑک پر وشام
بے تحاشا ڈنڈوت اور گرم شرم مزاج پرسی
کے بعد کچھ کہانے نا ترچہ گئے لے لاحول و
لاقوۃ کہنے مانگتے ہین۔ کہو تو کہدون۔ کہو تو
کہدون۔ کسی کی بیٹی مبارک جنب جائز۔ تو
ایجانب کا مرزا پوری تنبیہ الغافلین جائے
اور اگر کسی کی ہو پری شریف فل فن ہو تکے
تو تمہارا زمرہ صفت مین تو مصداق کہتر
ہین ہچ کر جہوٹ کی عادت نہین ہمین۔ یا
سچی بات سعدا تہ نہین اور سب کے حق سے
اوترے رہین۔ کل کنہیات کے ہر پہلو کو کبکے
آگے پیش کئے دیتا ہون۔ اچھا اب کہو تو
کہدون۔ کہو تو کہدون (پنچ) بسم اللہ
کہئے بندہ آنکہ کان چاروں چپٹا کر
سننے کے لیئے ریڈی (مستعد) ہے۔
(ایجانب) حضرت زیر دست مین طوائف
تحائف۔ لطائف ظرائف۔ وظائف۔ صوم
وصلوٰۃ۔ حج وزکوٰۃ۔ خیرات کے بارے مین
کچھ نہ کہون گا۔ آج دوسری دہن ہے
کہو تو کہدون۔ کہو تو کہدون۔ (پنچ) دہات
تیری قسمت ہلے مٹم مین زق زق کا مونڈا
ہبی نہین منع ہے مانے کیا کہو تو کہدون
کی گمسون سے رٹ لگا ہے ہو ایجانب کو

کیا تم ہبی ڈر گئے۔ اچھا لو ہبی آنکہہ مین ناک
مین نہ سر مین نہ منہہ مین سیدہے کان مین
کہنا چاہتا ہون۔ کہو تو کہدون۔ کہو تو کہدون
(پنچ) پہر وہی گہاڑ پہاڑ۔ صاف صاف تمہین
کہنی ہین تو کہو یا گہر کی راہ لو۔ ورنہ ابے
چمرودہ ہون کے چندیہ شریف خالی کر دیجائیگی
(ایجانب) حضرت خفا و فا نہو جئے ورنہ بغیر
حکم ہی حضور کے کل ارکین وفد منگار اپنی
برخاست کرادیا جائیگا۔ آپکے پہلے تو سالے
سسر سے وکیل مختار بنکر کہاتے تہے۔ اب
دادا نانا چچا ماموں بہو اکے کہلوانے لگینگے
(پنچ) اماکوئی نیچر ہے۔ ذرا اس حیوان
مطلق کو تاڑ یا نہ جہروت تو چپکا رو دیا۔
کہئے صاحب چلے تکان اور گرگٹ سے کین
سرزدن۔ ہبئی اب ہی کہ ڈال دیئے مشتاق
کے سراپا مشتاق ہو رہا ہون۔ (ایجانب)
اچھا تو لیجئے سنئے۔ شکر تو مزدوں ہو جاؤگا
سب تماشائے جہان ہم دیکہتے ہین ان دو
آنکہون سے نہ کہین جہگڑ لے آپکا کہین
جہگڑ لے جائیگا نہ میرے پرانے سجادہ نشین
خانقاہ شاہی حضرت شاہ مسیح الدین احمد
صاحب نے ولدو ئے پیکے اجل نوش فرماکر
۱۳ ستمبر روز پنجشنبہ کو دار البقا کی راہ لی
اور سنئے وہی قصہ ہوا۔ کہ جے لئے روشنی
طبع تو بر من بلا شدی کوئی تو ریخ وفات
چہرہا کوئی مسرور رہا۔ کہتے ہین اس بیچ
بین بہ باطنون کو منہ مانگی مراد ہی مل گئی تہی
بیچارے بڑے نہو جر کے تلے بیٹھے تہے
کہ کسی کے وسیلے مین اپنا لیبا گہسکر اوچکانا نا
پر وہ منہ کی کہائی کہ چچا کی تنہا ہی چلا سید ہی گئی
بہا خرض بقدر رسیدیے ایجانب حضرت

خادم فصیح الدین احمد صاحب صاحبزادہ سجادہ مرحوم ومغفور بھی سادہ تقین ہوئے۔ ماشاء اللہ آپ جامۂ مذہبیت پاکیزہ میں دسترخوان کی خوشامدی طبیعون کو وہ خوب پہچانتے ہین۔ یہ لاکہ کانا پھوسی کرین۔ ہماری ایک چغلیاں کھائین۔ لگائین بجھائین تین تین تیرہ کرین۔ انکی سنتا ہی کون ہے۔

واقف ـــــ نما

ملکے دشمن خوار اور برباد ہون
جنکے بد اندیش ہین ناشاد ہون

بہتـــــــلما

ایک کرنل بہادری کی اسلامی نماز ایجادی

نواب افسر الملک بہادر خطیب بنگئے

مرقومۂ بالا سرخی دیکھکر ناظرین فرزند جنگ کو افسر الدولہ بہادر کو خطبہ اور نماز سے کیا تعلق دو تو خاصے بیدین معلوم ہوتے ہین۔ مگر یہ انکا خیال غلط ہے۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ کرنل نواب افسر الملک بہادر کمانڈر انچیف افواج حیدر آباد بوجہ فوجی اعلی افسر ہونے کے وضع قطع مین انگریزوں سے بھی دو چار گز بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہین مگر جہان تک علم ہے وہ پکے اور سچے مسلمان ہین۔ یون تو صاحب ممدوح پنجوقتہ اپنے مالک حقیقی کے سامنے سر نیاز خم کرتے اور کچھ وظیفہ بھی کیا کرتے ہین۔ اگر جمعہ کی نماز کو خاص اشتیاق و اہتمام کے ساتھ مشکی لباس سے مع متعلقین کے سیف آباد کی مسجد مین تشریف لایا کرتے ہین جسکی وجہ بمقابلہ پہلے کے اب مسجد مین خاصا مجمع ہو جاتا ہے۔ امید یہ ہے کہ انشاء اللہ آئندہ اور بھی ترقی ہوگی کیونکہ اس مرتبہ نواب صاحب موصوف نے خطبہ بھی خود ہی پڑھا اور ماشاء اللہ خوش الحانی کے ساتھ بہت اچھا پڑھا۔ کاش دیگر امراء و معززین بلدہ بھی ایسا ہی کرین تو شہر کا ایک بڑا حصہ نمازی ہو جائے۔ خدا کرے کہ اعلیحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ بجائے گوشۂ تنہائی مین یاد الہی کرنے کے علاوہ صرف آٹھوین روز مکہ مسجد مین رونق افروز ہوا کرین تو تمامی شہر نمازی ہو جائے ؏

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

باقی آئندہ

واقف ـــــ نما

نامہ نگار حیدرآباد دکن

سوال

کئی ایک تبک لی ہندوستانیوں کی رائے پڑھنے اور سننے سے معلوم ہوتا ہے کہ مٹی کا تیل تندرستی وغیرہ کے لئے بڑا مضر ہے۔ اور ایسا ہی دیکھنے مین بھی آتا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا کوئی خیرخواہ ملک و دھرم عالم شخص انگریزی یا اردو کسی زبان کی معتبر کتاب یا اخبار کا پتہ بتلا سکتے ہین جن مین مٹی کے تیل کے نقصانات غیر ممالک کے عالموں نے ایسے ہی صاف صاف لکھے ہون جیسے کہ چرٹ تباکو ولایتی کھانڈ وغیرہ کے لکھے ہین۔ مع ہذا ہندوستان کے ہر ایک دھرم اور مذہب کے عالموں سے درخواست ہے کہ آپ بھی ملک و دھرم کی حفاظت کے لئے تکلیف گوارا فرما کر مذہبی طبی و دھرم شاستر وید شاستر وغیرہ مستند کتابوں کے حوالجات اور دلیلوں سے ثابت کرین۔ کہ مذکورۂ بالا بدبودار اور غلیظ چیزوں کی استعمال سے مذہب۔ ملک۔ اور تندرستی کو کیا کیا نقصان پہنچتے ہین۔ اخباروں کے کل ایڈیٹروں اور عالم فاضل اشخاص سے گذارش ہے کہ اس سوال کے جواب سے ملک کو ضرور فائدہ پہنچانے کی عنایت فرمائین۔

ملک کا خادم ہیرالال گپتا رڑکی

کرم گستر بندہ پرور جناب منیجر الپنچ صاحب دُہائی ہے فریاد ہے۔ بیداد ہے پرچہ ہفتہ وار مسلسل نہیں ملتا۔ ڈاکخانہ کے ملازم انکو خدا کرے گلشی نکلے یہ چور سینہ زور ہوگئے۔ ڈکیتی کے افیسر بن گئے۔ کچھ تو آپ ہمت کرین اور کچھ ہم کوشش کرتے ہین تاکہ موذیوں کے پنجہ سے نجات ملے۔ ورنہ ہمکو تو سال مین ایک پرچہ بھی نملیگا۔ صرف وہی چار پرچے جو آپ نے بابت ماہ اگست روانہ کئے تھے وہ اتفاقیہ ہمکو مل گئے۔ کسی ڈاکو کی نظر بد سے محفوظ رہ گئے ہونگے۔ ورنہ یہان تو وہ مثل ہے ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد یعنی یہان کے پوسٹ ماسٹر صاحب سے باز پرس کرکے پھر جنرل پوسٹ ماسٹر بنگال کو مطلع کیا جائیگا کہ یہان اندھا راجہ بیداد نگری کا حال ہے۔ اور یہ بندہ تو ہے ہزار بار بھی توبہ کبھی اخبار منگاؤنگا ہرگز پچھلی گئی و معاف ہو جائے۔ کیا آپ اپنی

غریب عالم پر ستم دیکھ سکتے ہیں۔ امید ہے کہ نہیں دیکھ سکیں گے۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

راقم ایک خریدار از ماندلہ پرگنہ

روح اکسیر یعنی جوہر طلا

خالص سونیکا۔ اور خاص بنایا ہوا اس میں کوئی معدنی شے شریک ہے۔ اور زہریلے نباتات سے مدد لی گئی ہے۔

قیمت فی ماشہ (قرم دہلی)

غنچہ جاوید

اردو سوسائٹی کی دلچسپی کے لئے ہر انگریزی مہینے میں ایک بار شائع ہوتا ہے جس میں ایک نیا کارٹون۔ دلچسپ مضامین۔ ہم طرح شعراء نامی کا کلام۔ تاریخی دلچسپ ناول درج ہوتے ہیں۔ گلدستہ کی ضخامت ۲۴ صفحہ ہوتی ہے۔ عام قیمت سالانہ دو روپیہ ہے۔ نمونہ کا پرچہ آدھ آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہوتا ہے۔ منگا کر اسکے حسن و قبح کو ملاحظہ فرمائیے۔

خاکسار سید کاظم حسین تحت لکھنوی۔

پتہ مہتمم غنچہ جاوید بہنڈی بازار بمبئی ۹

جاسوسوں کی رپورٹیں

تہران ۲۲ ستمبر۔ سلطان عبدالعزیز ربالمیز وارد ہوئے۔ ماکو حاکم نظام الملک پیش سے ۶ ہزار پیادہ اور سوار لیکر گذشتہ ۱۹ ستمبر کو روانہ ہوگئے اور وہ کاسابلینکا کی جانب کوچ کر رہے ہیں لیکن ابتک یہ امر ظاہر نہیں ہوا کہ اسکا حریف جنرل درود ہے یا سلطان عبدالعزیز۔

کہا ہے گورنر دان ہمراہ باعوام سلطنیہ کو جا رہے تھے رستہ میں ان پر حملہ ہوا۔ ۵ ہلاک ہوئے۔ حملہ آور فرار ہو گئے۔

ناننگ کانگ سے خبر آئی کہ ۲ ہزار باغیوں نے یو جاؤ پر ناگہانی حملہ کر دیا۔ اور شہر کی مشہور ہوا لکوڑ کے داخل ہوگئے۔ لیکن آفریش اور نہیں پسپا ہونا پڑا شاہی فوج کا کپتان مارا گیا۔ مقام یو جاؤ میں جرعلی کا بازار گرم ہے۔

مقام انگلار نشیم واقع میکسیکو کی ایک اکسپریس ٹرین گڈز ٹرین سے ٹکرا گئی۔ ۴۰ آدمی ہلاک اور ۱۳ زخمی ہوئے۔

جنرل درود نے رپورٹ کی ہے کہ شب کو جو کاسابلینکا کے گرد خندق پر حملہ کر دیا گیا تھا اس میں ۸ آدمی زخمی ہوئے تھے اس حملہ کو بچ ۱۲ میل تک تہا سپاہ نے تین روز کی

رسد ہمراہ لے لی تھی موریوں کے کیمپ میں آگ لگا دی گئی تھی۔ دو دل خیر کی سنا ہے کہ گاؤں کے ۵۰۰ آدمی ۲۴ کو مقام آدان سے کاسابلینکا کو روانہ ہو جائیں گے۔

کیپ کالونی میں وہاں کے جنگی سردار کی سرغنہ مارینگو سے برٹش سپاہ کی مڈبھیڑ ہو گئی۔ مارینگو اور اسکے چند ساتھی مارے گئے۔

سلطان عبدالعزیز اپنے ہمراہ ربالمیز ہزار سپاہ لیکر وارد ہوئے۔

سلطان مراکو کا سفیر فرانسیسیوں سے مشورہ کرنے کہ کاسابلینکا میں عارضی شرائط صلح معین کرنے کے لئے جو چار نمائندوں نے اپنے ڈیلیگیٹ روانہ کرنے کا سابلینکا کا بازار از سر نو کھل گیا۔

مقامات پلیبر میں سیلاب عظیم اور کثرت طغیانی ہوئی۔ بکیو نخوسوساراؤ دریا کا بار باریہ کے باعث ہر چہار طرف پانی ہی پانی نظر آتا تھا۔ کل زمین برباد ہو گئی۔ چند مویشی ضائع ہو گئیں سیکڑوں مکیشیز تلف ہوئیں۔

اکثر دیہات پانی میں ڈوب گئے ہیں مقام مالاگا کے گورنر نے گورنمنٹ کو اطلاع دی ہے کہ ۲۰ اشخاص مارے گئے اور ۶۰ زخمی ہوئے زمین پر سوائے پانی کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ گاؤں میں ہر طرف واویلا ہے۔

دہم نمبر کا پنچ بہادر دہ ہزار شائع ہوگا

پانچواں پنچ بہادر ہے آج تک صفحہ ملک و قوم کی خدمت کی ہے وہ ناظرین سے مخفی نہیں لیکن ہمیں اہر کسی قسم کا فخر نہیں ہے ہم ناظرین سے اسکا کوئی صلہ چاہتے ہیں جو کچھ کیا اپنا فرض سمجھکر کیا۔ البتہ ہم ناظرین سے اتنا چاہتے ہیں کہ وہ پنچ بہادر کی اشاعت میں کوشش کریں۔ اور سادگی بھی بہ لوگ آواز کو تمام ہندوستان میں پہنچا دیں۔ ناظرین کے نزدیک یہ کام کچھ مشکل نہیں ہے۔ سردست ہمنے یہ تجویز کی ہے کہ دہم نمبر کا خیر پرچہ ۵ ہزار شائع کیا جائے تاکہ لوگوں کو اسکی زیارت میسر آئے۔ اور وہ دیکھیں کہ یہ کس شان کا پرچہ ہے جس میں ناظرین سے التماس ہے کہ ہر شخص کم از کم سو نام خواندہ لوگوں کے لکھکر ارسال کرے۔ جنکے معاوضہ میں ہم گلدستہ مہر افروز یا ناول عصمت جو پسند ہو ایک جلد پیش کریں گے (مینجر)

حضرت خواجہ سعد الدین محمود صاحب خلف خواجہ امیر الدین صاحب پکلی والی جو کشمیر میں بہت ہی معزز اور اکمل مشائخ کبار میں گذرے ہیں بغرض سیاحت بمبئی تشریف لائے ہیں۔ اور خواجہ صدر الدین صاحب پکلی والی چوکی محلہ (بمبئی) کشمیری سوداگر شال کے یہاں مقیم ہیں اور عنقریب قصد اورنگ آباد کا رکھتے ہیں۔

نواب صاحب جونا گڈھ عالیجناب نواب رسول خانجی کے نام سے بندرگاہ ویراول پر ایک سٹیشن قائم کرکے رسول خانجی ہی کے نام سے مشہور کرینگے

مہاراجہ میسور نے اپنے سکولوں کے کنڈرگارٹن کی تربیت کیلئے ایک ہیڈ لیڈی ولایت سے بلائی ہے۔

آگرہ میں فرضی شورش کا نتیجہ ہے کہ ضلع [illegible] میں برچھیاں رکھنے کی آئندہ سے قانوناً ممانعت کر دیجائیگی۔

اخبار بندے ماترم کلکتہ کا مقدمہ عنقریب فیصل ہونے والا معلوم ہوتا ہے۔

چھوٹا میں پہلوانوں کی کشتی کا دنگل ہوا جیمی رام داس پہلوان اس زور سے پچھڑا کہ گرتے ہی مرگیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مدمقابل نے زبردست آنٹی لگائی۔

نابلس کے اخبار ہیشی کا ایڈیٹر اور پرنٹر پھر بالزام سڈیشن پکڑے گئے ان کے پچھلے لیکر فی الحال چھوڑ دیا گیا ہے

[illegible] میں مسٹر سمائلز نے اپنی ایک لڑکی اور ایک لڑکے کو قتل کر بندوق سے خودکشی کرلی۔

ایک بنگالی ممبر نے ورگرہ کے جج مسٹر [illegible]

پر رجسٹری نوٹس سے پانچ ہزار کے ہرجانہ کی نالش کی تھی۔ نتیجہ ابتک برآمد نہیں ہوا۔

کلکتہ کے ایک دوکاندار کو [illegible] کو کوکین فروخت کرنے کے جرم میں ایک ماہ قید سخت اور ۵۰ روپیئے جرمانہ کی سزا ملی۔

رنگون کے پورٹ ٹرسٹ کو ۱۰ لاکھ ۱۵ ہزار کے قرضہ کے لئے ۱۰ لاکھ ۲۰ ہزار کی درخواستیں آئیں۔

کلکتہ میں دو لیڈیاں گاڑی میں سوار سیر کو نکلی تھیں کہ ایک گھوڑا بدکا اور گاڑی کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ دونوں یورپین لیڈیاں جوان بیٹیاں تھیں۔ سخت مجروح ہوئی ہیں۔ کوچبان بھی مجروح ہوا۔ گھوڑے کے بھی خفیف زخم آئے۔

یہ بات طے پائی ہے کہ پنجاب میں محصول چنگی کے متعلق کپڑے سینے کی اور وزن کرنے کی کلیں۔ بائیسکلیں اور ٹرائیسکلیں مشینری کی جماعت میں شمار نہیں کیجائینگی۔

سرینگر کشمیر۔ محلہ [illegible] کے متصل ایک پرانی مسجد منہدم تھی۔ سنا ہے کہ ہندوؤں کو برائے شوالہ دی گئی ہے۔ سنا جاتا ہے کہ مسلمان اسپر فریاد کرنے کیلئے پریذیڈنٹ صاحب کے پاس گذر گئے ہیں۔

بیگم گنج کانپور میں ایک بڑھئی نے اپنی بیوی کی گردن اڑا دی اور اسکے بعد لاش کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ خود ہی پولیس میں رپورٹ کردی۔ عنقریب سیشن سپرد کیا جائیگا۔ بڑھئی کا عذر ہے کہ وہ بدچلن تھی۔

آسام بنگال ریلوے کے سٹیشن [illegible] سے آشوگنج تک ریل بنائینگے۔ جو [illegible] ندی ۱۹ کے دور کے اندر واقع ہے

کلکتہ میں گوشت خراب ملتا ہے اس واسطے انتظام کیا گیا ہے کہ کلکتہ یورپین آبادی کے لئے ولایت سے گوشت منگایا جائے۔

ریاست رامپور۔ ۸ ستمبر کو رام پور میں ۶ بجکر ۵ منٹ پر جانب شمال ایک تارا ٹوٹا۔ جسکا دائرہ آفتاب کے دائرہ کے قریب قریب تھا۔ شمال سے ٹوٹ کر جنوب چلا۔ اسکی روشنی تمام رامپور میں برقی روشنی کی طرح پھیل گئی تھی۔ اول اسکی روشنی گلابی رہی۔ اور پھر اسکا رنگ گہرا سرخ ہو گیا۔ آخر میں اسکی روشنی سپید چاندنی کی مانند ہو گئی۔ جو چند سکنڈ کے اندر غائب ہو گئی۔ کل اہل شہر اس واقعہ سے متاثر ہو رہے ہیں۔ پہلے ہی رعایائے رامپور احاطہ بازار سے تنگ اور پریشان تھی۔ اس نئے واقعہ سے اگلے بھی چھکے چھوٹ گئے۔ (نامہ نگار)

گورنمنٹ ہند کی دعوت کو منظور کرکے ٹراونکور کے مہاراجہ آئندہ ماہ دسمبر میں کلکتہ جاکر حضور وائسرائے سے ملاقات کرینگے۔

گذشتہ دوشنبہ کو ناگپور کے ہسلپ کالج کے طلباء نے متواتر بندے ماترم کے نعرے لگائے لہذا پرنسپل مسٹر [illegible] نے تیسرے ٹائم تک کل طلباء کو کالج سے خارج کردیا۔

۳ تاریخ کی شام کو [illegible] میں ایک بڑا شہاب ثاقب گرا جس سے تمام شہر روشن ہو گیا تھا۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ راولپنڈی کے اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر مسٹر مودی نے جنگل کے بدلے آفس میں مود بچایا تھا یعنے ایک عصمت مآب ہندو لڑکی کو وہ بہکا لایا تھا۔ اس مقدمے کا ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ ضمانت پر صاحب بہادر کو چھوڑ دیا گیا تھا اور خدا جانے اب تک کیا بال کی کھال کھینچی رہی کہ معاملہ کھٹائی میں پڑا رہا۔ لڑکی بیچاری فیصلہ کا انتظار کرتی رہی جب دیکھا کہ کوئی نتیجہ نکلتا معلوم نہیں ہوتا تو اسنے اپنا فیصلہ کر لیا۔ یعنے خودکشی کر لی۔ مسٹر مود کو پولیس گرفتار کرکے اب لاہور میں لائی تھی ابھی کوئی پیشی نہیں ہوئی۔

آخر تاریخ کی شام کو المرڈہ کی پہاڑی پر ایک شہاب ثاقب گرتا ہوا نظر آیا تھا

بمبئی ۔ ناگ دیوی سٹریٹ کے جنوب کے جانب مسہ ریہ بازار میں حاجی ابراہیم حاجی محمد جینگر کے چومنزلہ مکان میں آتشزدگی واقع ہوئی تھی۔ آگ نے آناً فاناً کل مکان کو گھیر لیا۔ آگ فرو کرنے والے انجن پہنچ گئے اور بڑی مستعدی سے آگ فرو کر دی گئی تاہم ۵ ہزار کے نقصان کا اندازہ لگایا گیا ہے۔

تجہ نگاہ و بمبئی میں سٹیمر زبیاہ کا معائنہ کیا جا رہا تھا اسوقت انجن سے سٹیم کا گرم پانی مسٹر روز نامی ایک یورپین پر پڑا شدید زخم آئے۔ اسپتال بھیجا گیا۔

کا روز مسٹر جاک نے تانو نامی ایک ۹۰ سالہ قدیم ملازم ریلوے کی لاش ریزہ ریزہ

جوری تحقیقات کی۔ معلوم ہوا کہ وہ مرض جذام میں مبتلا تھا۔ فلاں سٹیشن کے قریب خودکشی کی غرض سے ریلوے پٹری پر لیٹ گیا۔ اور انجن کے نیچے کچل کر مر گیا۔

تجہ نیوانشہ کراز لین کے ایک مکان سے ایک شیرخوار بچی ۲۰ فٹ کی بلندی سے گر کر مر گئی۔

باجلاس مسٹر فدیک مجسٹریٹ بالکرشنا جاوید محمد عبد القادر کرشنا یحییٰ نامی ملزم پر لیمس ڈاک یرش سے ۵ روپیہ کا بل چرانے کے جرم میں ۲-۳ ماہ قید سخت کے سزایاب ہوئے۔

اسی اجلاس سے دو عورتوں کو دو دو سال قید سخت کی سزا ہوئی ان دونوں عورتوں میں ایک نے ایک کمسن لڑکی کو دوسری عورت کے ہاتھ بغرض پیشہ ناجائز فروخت کیا تھا۔

اسلامی دنیا ۔ خدیو مصر یورپ کی سیر و سیاحت سے فارغ ہو کر قسطنطنیہ میں واپس آگئے ہیں اور عنقریب مصر کو روانہ ہونگے۔

اسکندریہ میں یکایک ایک مکان گر پڑا جس میں بیسیوں آدمی دب گئے۔ مگر جب شور ہوا۔ اور پولیس کے لوگ دبے ہوئے آدمیوں کو نکالنے لگے۔ لئے پہنچے تو بجز دو چار آدمیوں کے سب زندہ نکلے اور بڑے تعجب کی بات تو یہ ہے کہ ایک بڑھی چارپائی پر بیٹھی ایک لڑکی کے ساتھ چھپا ہوا ایک ہی جگہ کا بچہ زاویہ میں صاف صحیح و سالم بچ گیا۔ دونوں طرف سے دو دروازے اور

شمشیر وغیرہ آپس میں لڑکر چیتری کی طرح اسکے سر پر گھوم گئے اور وہ مع بیوی اور لڑکی کے اوس میں دبکا بیٹھا رہا۔

آگرہ علوم میں خواجہ شکری پاشا جو ایک المشہور رئیس اور معتمد قوم ہیں کی عالیشان حویلی پر بجلی گری جس سے چھت جلگئی اور دیواریں شق ہوگئیں۔ چونکہ مکان خالی تھا اسلئے جانی نقصان نہیں ہوا۔ اور بیرون بھی شہر میں ۱۰ مکان بجلی کی زد میں ہوئے مگر الحمد للہ کہیں جانی نقصان نہیں ہوا۔ مالی نقصان کا اندازہ ابتک شائع نہیں کیا گیا۔

مسٹر جیمس ولسن یکم نومبر ۱۹۰۵ء آئندہ سے گورنمنٹ ... کے عہدہ پر مقرر ہوں گے۔

حکیم محمد عبد الحمید فرخ و مالک و ایڈیٹر نے اہتمام مطبع حمیدیہ واقع ملتی بازار میں چھپوا کر ... سے شائع کیا